Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

IMPORTANCE OF THE STUDY OF "SEERAT" IN THE TEXT BOOKS OF PUBLIC EDUCATIONAL INSTITUTIONS OF PUNJAB

پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں کے نصاب میں مطالعۂ سیرت کی اہمیت: (ابتدائی تا ثانوی جماعتوں کے نصابِ اسلامیات کا جائزہ)

سید منوّر حسین شاہ[1]، پروفیسرڈاکٹر عبدالغفور اعوان[2]

ABSTRACT-Typically curriculum is considered as a reading of teaching materials in religious and modern educational insutitutions. But the fact is that it it is the practical guideline that increase the knowledge and build character of the child. The character of teacher is regarded as a role model for the students who follow it in their practical lives because the most of the students give much importance to way of dealing of teacher rather than reading material. If the character of teacher reflects true picture of Islam it will definitely have lasting ffect on the personalities of students. In this research paper, we have analyzed the curriculum from early to secondary classes in the perspective of character building of the student.

Key words: Curriculum, Character building, teacher’s character, role model.

Type of study: **Original research article**
Paper received: 18.06.2017.
Paper accepted: 25.07.2017
Published: 01.10.2017

1.M. Phil scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan- Pakistan. Cell# +923017599199.azherahmadali@gmail.com

2. Dean, Faculties of Management and Social Sciences, Institute of Southern Punjab, Multan.ghafoor70@yahoo.com. Cell# +923136015051.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

تعارف

حصولِ علم حسنِ انسانیت کابہترین زیور ہے ۔ حیاتِ انسانی بامِ عروج تک بغیر علم کے پہنچ ہی نہیں سکتی تھی۔اس لئے کائنات کے پیدا کرنے والے نے انسان کی پیدائش سے پہلے اس کی تمام ضرورتوں کی فراہمی کا بندو بست کیا جن میں سب سے اہم ضرورت علم تھی ۔آدم علیہ السلام کو اس وقت نبی بنا کر بھیجا گیا جب کہ ابھی نسلِ انسانی پیدا بھی نہیں ہوئی تھی اور آدم علیہ السلام کو علم سے روشناس کروایا ۔

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا. [البقرة:۳۱]

تمام انبیاء کرام بنی نوع انسان کو فلسفہ حیاتِ انسانی ہی سمجھاتے رہے ، زندگی کیا ہے؟ کس نے پیدا کی ہے؟ کیوں پیدا کی ہے ؟ اس کا استعمال کیسے ہونا چاہئے؟ اس کا انجام کیا ہوگا ؟ وغیرہ ، ان تمام سوالات کا جواب انبیاء کرام نے علم کے ذریعے سمجھایا ۔ اس مقصد کی خاطر انہوں نے احکامِ الٰہیہ کی تکمیل کا فریضہ سر انجام دیا ۔ تو اس کے ساتھ ساتھ صلاحیتِ تفہیم انسانی کو بھی جلا بخشی ۔ احکامِ الہیہ اگر تعمیل کے لئے تھے تو معجزات تعمیل کے لئے نہیں بلکہ انسان کی تفہیمی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لئے تھے گویا روایت و درایت بذریعہ علم چلتے رہے ۔ بعد از ختمِ نبوت اہل علم انسانیت کے لئے علوم نبوت کے لئے صرف ناقل ہی نہ تھے بلکہ انہوں نے ان علوم کے تعمیلی و تفہیمی تقاضے بھی پورے کرتے تھے ۔ جس کو کما حقّہ بجا لانے کے لئے انہوں نے کچھ علوم ایجاد کیے او ر دیگر اقوام کے کچھ علوم کی نوک پلک درست کر کے ان سے یہ مقاصدِ دینیہ حاصل کئے ۔ اس سلسلے میں علمِ حدیث ، علم فقہ، علمِ تفسیر و دیگر علوم مسلمانوں کی اپنی ایجاد تھے ۔ جن کے ساتھ ساتھ فلسفہ ، علم الکلام ، علمِ منطق ، جیسے علوم کی افادیت کو محسوس کر کے ان علوم کو اپنی ضروریات کے مطابق مرتب کر کے ان کو اپنے نظامِ تعلیم کا باقاعدہ حصہ بنایا ۔ جبکہ فلسفہ و علم کلام یونانی علوم تھے۔ قرآن کریم بھی اپنے اندازِ بیان میں ان علوم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے ،چنانچہ قرآن کریم میں ہی ابراہیم علیہ السلام بادشاہِ وقت کے ساتھ مناظرہ کرتے ہیں ، اسی طرح فرعون کے ساتھ حضرت موسی ؑ کا وہ مخصوص اندازِ بیان جس سے وہ اپنے احکام کو عقلی انداز میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے، ہمیں ان علوم سے استفادہ کا سبق دیتا ہے ۔ اس لئے ارباب علم نے اس علم کو اپنی ضروریات کے مطابق ڈھال کر اپنے نظامِ تعلیم کا حصہ بنایا جن کی تعلیم صدیوں سے مدارسِ اسلامیہ کے نصابِ ہائے تعلیم کا جزو ہے۔

آنحضرت ﷺ بھی اپنے تعلیمی نظام میں تبلیغ دین کے سلسلہ میں ان دونوں چیزوں کو مد نظر رکھا کرتے تھے۔ ایک یہ کہ دین کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ اس کا سمجھنا آسان ہو جائے ، دوسرے یہ کہ انسان کی تفہیمی صلاحیتوں کو بھی جلا بخشی جائے ۔ تا کہ استعدادِ تفہیم میں اضافہ ہو سکے ، فلسفہ و علم الکلام کو ہمارے اہل علم نے ان ہی دو مقاصد کے لئے استعمال کیا اور امت میں شروع سے لے کر آج تک ایسے اہلِ علم پیدا ہوتے رہے جن کا علمی انداز اس قسم کا ہوتا تھا ۔ صحابہ میں عبد اللہ بن عباس ؓ، عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، تابعین میں ابراہیم نخعیؒ ، ربیعۃ الرائےؒ ، امام ابو حنیفہؒ ، بعد کے اہلِ علم میں رازی ، امام غزالی، ابن رشد ، صاحبِ ہدایہ ، علم کے اساطین میں سے تھے جنہوں نے علم کے مندرجات میں وقت کی ضرورت کے مطابق مناسب ردو بدل بھی کیا اور اس کو تبلیغ اورتفہیم کا ذریعہ بھی بنایا ۔ فلسفہ وعلم الکلام کا انداز یہ ہوتا ہے کہ احکامِ شرعیہ کو آسان عقلی پیرائے میں بیان کیا جائے تا کہ اس کا سمجھنا آسان ہو جائے یا احکامِ شرعیہ کی حکمتوں کو یوں بیان کیا جائے کہ لوگ اس پر عمل کرنے کی طرف راغب ہوں۔

اس آرٹیکل کا مقصد بھی یہی ہے کہ پاکستانی معاشرے کو سیرت النبی ﷺکی روشنی میں ایسے افراد تیار کر کے دئے جائیں جو معاشرے کے لیے بنیادی کردار کے حامل ہوں جبکہ پاکستانی معاشرے کو اس وقت اچھے ڈاکٹر ،انجینئراور آفیسر کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی کہ ایک اچھے انسان کی ضرورت ہے ۔ لہٰذا ایک اچھا انسان اسی وقت پیدا ہوگا جب اپنی نسل کے بچوں کی تربیت ان خطوط پر کی جائے جو سیرت النبی ﷺ سے مستضاد ہو اور بچوں کی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

تربیت کی آماجگاہ تعلیمی ادارے ہوں۔ اگر تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم کو سیرت النبی ﷺسے ماخوذ واقعات سے مزین کر دیا جائے اوردو رنگی نظام تعلیم سے چھٹکارا پا لیا جائے تو معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا اور مقصد حیات کا حصول آسان ہوجائے گا۔لہٰذا اس آرٹیکل میں پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم کا جائزہ پیش کرتے ہوئے اس میں موجود ابہام کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور نصاب کے جائزہ کی روشنی میں سیرت النبی ﷺکے تیار کردہ افراد کی خصوصیات اور بچوں کی اخلاقی تربیت کے لیے نبی ﷺکی ہدایات پر مشتمل معلومات کو شامل نصاب کرنے کے لیے ایک راہ متعین کرنے کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے تاکہ امت کی صفوں میں موجود انتشار کو ختم کرنے میں راہنمائی ملے۔اس کے لیے پہلے سے موجود مجموعہ کتب سے حاصل شدہ معلومات پر مشتمل ایک مقالہ تیار ہو جائے جس سے اساتذہ اور طلباء کے لیے مختصر وقت میں زیادہ بہتر مواد کاحصول ممکن ہو اور حکمران طبقہ کو نصاب تعلیم کی افادیت واہمیت کا احساس دلانابھی مقصود ہے ۔

اس آرٹیکل میں اسلامیات کے تعلیمی نصاب کا بچوں کے تعلیمی مدارج یعنی پرائمری سے ثانوی درجہ تک کا جائزہ لیا جائے گا انشاء اللہ عز وجل۔

اسلامیات ایک ایسا مضمون ہے جس کا تعلق نہ صرف ایک شخص کی انفرادی زندگی کے تمام پہلوؤں سے ہے بلکہ اس کا تعلق باقی تمام علوم اور شعبوں سے بھی ہے۔

اسلامیات اور دیگر مضامین کا تعلق:

اسلامیات نصاب کو محض عقائد اور عبادات تک محدود نہیں رکھا جا سکتا ۔ جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیا ت ہے تو ہم مطالعہ اسلامی کی حدود میں تمام علوم و فنون شامل کرتے ہیں اور ان سے اخذ و استفادے کا عمل جاری رکھتے ہیں ۔ سماجی ، طبعی علوم اور پیشہ ورانہ علوم کا اسلامیات کے ساتھ گہرا ربط ہے ، خصوصاً تاریخ ، سیاسیات ، معاشیات، قانون ، ریاضی اور سائنسی علوم ، مثلاً فلکیات ، طبیعات ، کیمیا ارضیات اور جغرافیہ وغیرہ ۔

اسلامیات اور تاریخ کے مضمون کا تعلق:

تاریخ محض دور گزشتہ کی کہانیاں نہیں بلکہ سماجی کلیہ ، اصول اور فلسفہ بھی ہے ۔ اس میں
قوموں کے تہذیبی ارتقاء، عروج اور زوال کے سبق پوشیدہ ہیں۔ قرآن مجید نے بھی ان تاریخی واقعات کو اسی حوالے سے پیش کیا ہے۔ اسلامیات کا تاریخ کے ساتھ گہرا ربط ہے۔ مذاہب کی تاریخ ، قوموں کی تاریخ ، اسلامی عروج اور سلطنتوں کے قیام کی تاریخ ، اسلام کی تہذیبی تاریخ یہ سب کچھ اسلامیات کے نصاب کا حصہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اسوہ حسنہ کی مثال پیش کرتے ہوئے تاریخ میں ان کے حالات اور مقام کا ذکر بھی کیا جاتا ہے ۔ اس لحاظ سے قرآن و حدیث کے بعد اسلامیات کا بڑا ماخذ تاریخ ہے ۔

اسلامیات اور سیاسیات کے مضمون کا تعلق:

اسلام میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور بندوں کی جواب دہی کے اصولوں کے تحت اسلامی علم اور سیاست کا آغاز ہوا ۔ اسلامی ریاست کیسی ہونی چاہئے ، اس میں حکومت کے کیا فرائض ہیں ، عوام کے کیا حقوق ہیں ، اسی طرح عوام کے کیا فرائض ہیں ،شہریت کے اصول کیا ہیں ؟ اگرچہ ان سب کا مطالعہ سیاسیات اور شہریت کے مضامین میں کیا جاتا ہے لیکن اسلامیات میں بھی ان علوم سے خاطر خواہ مدد لی جاسکتی ہے۔

اسلامیات اور معاشیات کے مضمون کا تعلق :

جدید دورکا سب سے بڑا موضوع معاشی اور مالی مسائل سے انسان کو چھٹکارا دلانا ہے ۔ اس دور میں کئی معاشی نظام سامنے آئے ہیں جو افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ ایک نظام انسان کو بتاتا ہے کہ معاشی امور میں سرمائے کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ تو دوسرا محنت کو اس کا حق دار سمجھتا ہے ۔ ایسے تمام نظام ہائے معاشیات ، اخلاقی اصولوں ، قدروں اور مذہبی احکام کو فضول سمجھ کر نکال باہر کرتے ہیں۔ اسلام ہمیں ان کے درمیان ایک عادلانہ راستہ

دکھاتا ہے ۔ اس نے حلال و حرام کی تمیز قائم کی ہے اور جائز و نا جائز کی حدود مقرر کی ہیں۔ معاشیات کے اصول اسلامی عقائد اور عبادات کا حصہ ہیں ۔ زکوٰۃ ایک لازمی عبادت ہے ۔ اس کے علاوہ صدقات ، خیرات ، وقف بھی عبادات ہیں۔ اسلام محنت کو تسلیم کر تا ہے اور مزدوروں کی قدر کرتا ہے اس میں مزدوروں کا معاوضہ ان کا حق سمجھا جا تا ہے ۔ نہ کہ سرمایہ دارانہ نظام کی طرح آجر کا عطیہ ۔ اسلام میں افراطِ زر کو قابو رکھنے کے لئے زکوۃ و صدقات کے اصول قائم ہیں۔ وہ دولت کو گردش میں رکھنا چاہتا ہے اور جمع کرنے کی مخالفت کرتا ہے ۔ اسلامیات میں یہ تمام اصول اور باتیں شامل ہیں اس لحاظ سے اسلامیات کا معاشیات کے ساتھ گہرا تعلق ہے ۔

اسلامیات اور فقہ و قانون کے مضمون کا تعلق :

مکمل ضابطہ حیات ہونے کی وجہ سے اسلام مسلمانوں کی پیدائش سے موت تک کے تمام امور
پر اپنے اصول اور تعلیمات مہیا کرتا ہے جنہیں فقہ اور اصول فقہ کے تحت جمع کیا گیا ہے۔ اسلامی عدالتیں ان ہی اصولوں کے تحت قانونی اختیارات استعمال کرتی ہیں ۔ اسلامیات کا مطالعہ کرتے ہوئے ، اسلام کے فقہی اصولوں کا بیان بھی اسلامیات کا ہی حصہ ہے ۔ جیسا کہ اسلام میں قانون کے ماخذ قرآن و سنت اور اجماع و قیاس وغیرہ ہیں۔ اسلامی عدالتوں کی تاریخ اور اہم فیصلے بھی طلبہ کو اچھا مسلمان بننے اور ان کے دلوں میں خدا خوفی کا عنصر پیدا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں ۔

اسلامیات ، ریاضی اور فلکیات کے مضامین کا تعلق :

ریاضی اور فلکیات کا اسلامیات کےساتھ گہراتعلق ہے ۔ تجارتی حساب کتاب رکھنے ،نفع ونقصان ، بلا سود بینک کاری ، زکوۃ کے سوالات حل کرنے ، طبعی فلکی پیمائشوں میں ریاضی ہماری مدد کرتا ہے ۔ اس لحاظ سے اسلامیات کے ساتھ علمِ ریاضی کا گہرا تعلق ہے ۔ اسی طرح چاند کی تاریخیں معلوم کرنے ، نظامِ شمسی کو جاننے ، سیاروں کی چال ، ستاروں کے مقام جاننے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تقویم او ر موسموں کے ردو بدل کو سمجھا جا سکے اور اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا جا سکے ۔ اور طلبہ کو بھی یہ بتایا جانا چاہئے کہ اجرامِ سماوی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اپنے اپنے مدار پر چل رہے ہیں۔

نصاب تعلیم اور تعلیمی درجات:

اس آرٹیکل کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہےجو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نصاب اسلامیات اور پرائمری درجہ
۲۔ نصاب اسلامیات اور ایلیمنٹری درجہ
۳۔ نصاب اسلامیات اور سیکنڈری درجہ

پرائمری جماعتوں کے نصاب اسلامیات کا جائزہ

نصاب اسلامیات جماعت اول

جماعت اول میں اسلامیات کی الگ کتاب شامل نہیں کی گئی بلکہ جنرل نالج کی کتاب میں ایک حصے کے طور پر دینیات کو شامل کیا گیا ہے جس کے اہم عنوانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا تصوّر

انبیاء کرام علیہم السلام کا تعارف اور ان کے اسمائے گرامی کا تصوّر:

اس باب میں کم از کم آخری پانچ انبیاء کرام کا ذکر کیا گیا ہے

۱۔الہامی کتابوں کا تصور ۲۔نماز کا تصوّر اور اہمیت ، ۳۔تعوّذ، ۴۔تسمیہ ، ۵۔ کلمہ طیّبہ۔

نصاب اسلامیات جماعت دوم

جماعت دوم میں بھی اسلامیات کی الگ کتاب شامل نہیں کی گئی بلکہ جنرل نالج کی کتاب میں ایک حصے کے طور پر دینیات کو شامل کیا گیا ہے جس کے اہم عنوانات کی تفصیل دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تصوّر:

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لامحدود نعمتیں پیدا کی ہیں،جن کا اگر ہم شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کرسکتےمثال کے طور پر
1-والدین 2-بہن بھائی 3-انسان 4-عقل وشعور 5-جسمانی اعضا 6-تعلیم 7-اولاد 8-پانی 9-ہوا 10-خوراک 11-گھر 12-ملازمت۔[1]

حضرت محمدﷺ کی سیرت طیبہ:

بچوں میں سیرت طیبہ کے پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔
بچوں کو ذہن نشین کروایا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی شعبہ ہائے زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے اور زندگی کے ہر پہلو کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی حیات اور کردار سازی:

اس باب میں انبیاءکرام کا ذکر اس حوالے سے کیا گیا ہے کہ کس طرح لوگ ان کے کردار سے متاثر ہوئے اور ان ُکی پیروی پر آمادہ ہوکرآخرت میں کامیاب ہوئے ۔

روزہ:

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہےجس کے معنی رک جانا،برداشت کرنا۔بچوں کے اندر روزہ اور اس کے فضائل کی آگاہی کی گئی ہے اور لیلۃالقدر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔[2]

نصاب اسلامیات جماعت سوم

جماعت سوم میں اسلامیات کو ایک الگ کتاب کی حیثیت سےشامل کیا گیا ہے جس کے اہم عنوانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

باب اوّل

حصہ الف:

اس باب میں عربی حروف تہجی کی پہچان کرائی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ اس میں اِعراب اور حرکات (زبر ، زیر ، پیش ، شد اور مد) وغیرہ شامل ہیں تاکہ بچے کے لئے قرآن پاک کو پڑھنا آسان ہو جائے:

حصہ ب:

اس حصے میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل تین سورہ شامل ہیں۔
۱۔ سورۃ الفاتحہ ۲۔سورۃ النصر ۳۔سورۃ الاخلاص

حصہ ج

اس میں تعوّذ ،تسمیہ،تکبیر،کلمہ طیبہ،حفظ،ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ مزید درود پاک یاد بھی کروایا جاتا ہے اور اس کی اہمیت سے بھی بچوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ تسبیحات کو بھی اسی حصہ میں شامل کیا گیا ہے۔

سبحان اللہ،الحمد للہ،استغفر اللہ،ماشاءاللہ،ان شاء اللہ،یامھیمن۔[3]

باب دوم:

حصہ الف:

ایمانیات و عبادات:

حصہ اول ،میں تین بنیادی عقائد، توحید ، رسالت اورر آخرت کا تصوّر اجاگر کیا گیا ہے ۔[4]

حصہ ب:

قرآن مجید کا تعارف:

حصہ ب میں قرآن پاک کاتسوّ واضح کیا گیا ہے۔قرآن مجید الہامی کتب میں سے ایک مقدس کتاب ہے، جو آخری الہامی کتاب ہے، جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمدﷺ پر نازل ہوئی۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس کی کل ۱۱۴ سورتیں ہیں اور ۳۰ پارے ہیں۔[5]

حصہ ج:

جبکہ حصہ ج میں نماز کی اہمیت قبلہ کا تعارف اور اوقات نماز کے ساتھ ساتھ مسجد کی اہمیت و احترام بارے میں بیان کیا گیا ہے ۔[6]

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

باب سوم:

حصہ الف:

سیرت طیبہ:اس حصہ میں حضور ﷺ کی پیدائش سے لیکر وحی اور پھر ہجرت تک کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔[7]

حصہ ب: اس حصہ میں حیات طیبہ سے اخلاق حسنہ کے واقعات نقل کئے گئے ہیں ۔ [8]

باب چہارم:

اخلاق و آداب:

اس باب میں اخلاق و آداب اور برائی سے اجتناب کے بارے میں تاکید کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معاشرے کے افراد سے برتاؤ کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

باب پنجم:

ہدایت کے سرچشمے:

اس باب میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابوبکرصدیقؓ کی سوانح حیات بیان کی گئی ہے۔[9]

نصاب اسلامیات جماعت چہارم

باب اول:القرآن الکریم

ناظرہ قرآن مجید کے عنوان کے تحت پہلے تین پارے بطور ناظرہ اور سورۃ الکوثر،سورۃ العصر،سورۃ الماعون،سورۃ الکافرون ناظرہ کے طور پر شامل نصاب ہیں۔اورسورۃ الاخلاص کا ترجمہ شامل ہے [10]

باب دوم:ایمانیات اور عبادات

اس حصہ میں ایمان اور عقائد کا تصوّر پیش کیا گیا ہے ارکان اسلام کے تحت زکوٰۃ کا تصوّر اور حقوق اللہ کی وضاحت کی گئی ہے،[11]

باب سوم :سیرت طیبہ

سیرت طیبہ کا تصوّر واضح کیا گیا ہے نیز اس حصہ میں وحی ، ہجرت حبشہ ، سفر طائف ، معراج اور پھر ہجرت تک کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے ۔[12]

باب چہارم:اخلاق و آداب

اس باب میں اخلاقی خصوصیات کا احاطہ کیا گیا ہے۔جو دنیا و آخرت میں ہمارے لیے مشعل راہ ثابت ہوں۔

باب پنجم:ہدایت کے سرچشمے

اس باب میں اللہ کے نیک اور برگزیدہ لوگوں کی سوانح حیات بیان کی گئی ہے،جن میں درج ذیل شخصیات کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام اورحضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ۔[13]

نصاب اسلامیات جماعت پنجم

باب اول:ناظرہ قرآن مجید

پارہ نمبر 4 ۔6 ۔ کو بطور ناظرہ اورحفظ قرآن کے تحت آیۃ الکرسی ، سورۃ الفلق،سورۃ الناس،سورۃ الفاتحہ،اس کے علاوہ حصہ نماز کا التحیات ،درود ابراہیمی بمعہ ترجمہ شامل نصاب ہیں۔[14]

باب دوم:ایمانیات و عبادات

الف۔دنیا آخرت کی کھیتی ہے:

دنیا کی زندگی عارضی ہے ایک دن ختم ہو جائے گی۔حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالی کے حکم سے صور پھونکیں گے جس سے یہ دنیا اور تمام مخلوق ختم ہو جائے گی۔[15]

ب۔ اطاعت رسول اور اس کی اہمیت:

اس حصہ میں اطاعت رسول ، سنت نبوی ﷺ جمعہ ، عیدین اور روزے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔[16]

باب سوم:سیرت طیبہ

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہی ایک واحد اور متفقہ راستہ ہے جس سے زندگی کے تمام شعبوں اور گوشوں میں راہنمائی ملتی ہے اس باب میں سیرت طیبہ کے چند پہلو زیر بحث لائےگئے ہیں۔ مزید اخلاق و آداب کے عنوان کے طور پر عفو درگزر اور بردباری، رواداری، رحم دلی، کفایت شعاری، اسلامی اخوت اور آدابِ تلاوت بیان کئے گئے ہیں۔[17]

باب پنجم:ہدایت کے سرچشمے:

ہدایت کے سرچشموں میں حضرت عیسیٰ ؑ،حضرت عثمان غنیؓ، اور حضرت خالد بن ولید کا ذکر کیا گیا ہے[18]

مڈل جماعتوں کے نصاب اسلامیات کا جائزہ

باب ہٰذا میں جماعت ششم تا ہشتم کے نصاب کا جائزہ لیا جائے گا۔

نصاب اسلامیات جماعت ششم

باب اول:القرآن الکریم

بچوں کو ناظرہ قرآن پارہ نمبر:7 سے پارہ نمبر:12 تک پڑھا یا جاتا ہے، جو کہ نصاب میں شامل ہے۔اسی طرح مندرجہ ذیل سورتیں حفظ کروائی جاتی ہیں: سورۃ الانشراح ، سورۃ التین ، سورۃ القدر۔ ایمانیات اور عبادات کےبعنوان میں اذان ، نماز، اور حج کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔[19]

باب دوم:ایمانیات و عبادات:

اللہ تعالی پر ایمان:

اس حصہ میں ایمان باللہ اور توحید کے تصوّر کو واضح کیا گیا ہے۔

باب سوم:سیرت طیبہ:

سیرت طیبہ کے تحت صلح حدیبیہ ، فرمانرواؤں کو بھیجے گئے خطوط اور غزوۂ خیبر کے واقعات درج کئے گئے ہیں[20]

باب چہارم:اخلاق و آداب:

اس باب میں آپﷺ کے اخلاق کے بارے میں بیان کردہ عنوانات کا ذکر ہے جیسے طہارت اور پاکیزگی ، صداقت ، امانت ، احسان ، ملک و ملت کے لیے ایثار کا جذبہ ، حقوق العباد۔[21]

باب پنجم:ہدایت کے سرچشمے

اس باب میں ہدایت کے سرچشمے کے عنوان کے تحت ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ ، حضرت علی ؓ، حضرت علی ہجویری ؒ اور طارق بن زیادؒ جیسے چند جید اور برگزیدہ لوگوں کا ذکر کیا گیاہے ۔[22]

نصاب اسلامیات جماعت ہفتم

باب اول:ناظرہ قرآن مجید:

نصاب میں پارہ نمبر ۱۳ ۔ ۲۰ یعنی آٹھ پارے ناظرہ قرآن مجید کے طور پر شامل نصاب ہیں۔ جبکہ حفظ قرآن پاک کے عنوان کے تحت سورۃ الضحیٰ ، سورۃ الزلزال ، سورۃ القارعۃ دو مسنون دعاؤں کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔[23]

باب دوم:ایمانیات اور عبادات:

ایمانیات میں رسولوں پر ایمان (رسالت اور اس کے تقاضے) کے عنوان پر قرآن مجید اور سنت نبویؐ کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور رسالت کے تقاضے بیان کئے گئے ہیں۔ O[24]

ب۔ عبادات

اسلام میں عبادات کا تصور:

اسلام میں عبادت کا تصور بہت وسیع ہے اگرچہ اسلام نے ارکان اسلام کے ذریعے عبادات کا جامع نظام متعارف کروایا ہے ۔ O[25]

ارکان اسلام:

اس حصہ میں ارکان اسلام کی وضاحت کی گئی ہے[26]

دعا کی اہمیت و فضیلت:
اس حصہ میں دعا کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے ۔ [27]

زکوٰۃ کی فضیلت اور معاشرتی اہمیت:
اس حصہ میں زکوٰۃ کے معنی اور اس کی معاشرتی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ نماز کے بعد اہم ترین رکن زکوٰۃ ہے اس لئے قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ساتھ زکوۃ دینے کا بھی بار بار حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے : **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ**۔ (اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔)[28]

باب سوم:سیرت طیبہ
اس حصہ میں سیرت طیبہ کے عنوان کے تحت فتح مکہ ، غزوہ حنین ، غزوہ تبوک ، خطبہ حجۃ الوداع اور وصال۔[29]

باب چہارم:اخلاق و آداب:
اس حصہ میں اخلاقیات کے عنوان کے تحت سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت ، میانہ روی ، مساوات ، محنت کی عظمت ، ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات ، حقوق العباد(رشتہ دار مہمان اور مریض)۔[30]

باب پنجم:ہدایت کے سرچشمے:
اس باب میں ہدایت کے سرچشمے کے عنوان کے تحت حضر ت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ، حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ، صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ۔[31]

نصاب اسلامیات جماعت ہشتم

باب اول: القرآن الکریم

ناظرہ و حفظ قرآن:
ناظرہ قرآن (۲۰ تا۳۰ پارے) جبکہ حفظ قرآن کے موضوع کے تحت سورۃ الفجر ، سورۃ البلد ، سورۃ الشمس ، سورۃ العٰدیٰت ، سورۃ التکاثر ، سورۃ الھمزۃ کے علاوہ آیۃ الکرسی اور الم نشرح ترجمہ کے ساتھ شامل نصاب ہے۔[32]

باب دوم:ایمانیات اور عبادات
ایمانیات،عقیدہ آخرت اور تعمیر سیرت میں اس کا کردار کے عنوان کے تحت عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد
میں سے ایک ہے ، سزا و جزا کا دن ، عدل و انصاف کا دن ، سائنس دانوں کا آخرت پر یقین ہونا ، کائنات کی از سر نو تخلیق ، عقیدہ آخرت پر ایمان ، نامہ اعمال کامحفوظ ہونا ، توحید و رسالت کے بعد آخرت پر ایمان ہونا مؤمن کی صفت شامل نصاب ہے۔[33]

عبادات
عبادات کے عنوان کے تحت روزہ اور حج کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ [34]

باب سوم:سیرت طیبہ(حضرت محمدﷺ)
اس باب میں نبیٔ پاک ﷺ کی سیرت مبارکہ کے متعدد پہلو بیان کئے گئے ہیں ۔[35]

باب چہارم:اخلاق و آداب
اخلاق و آداب کے سلسلہ میں خشیتِ الٰہی ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر ، حقوق العباد (یتیم ، بیوہ،معذور،مسافر) ، کاروبار میں دیانت ، تعلقات میں منافقت سے اجتناب ، جہاد ، اتحادِ ملی، کسبِ حلال اور نظم و ضبط اور قانون کا احترام۔[36]

باب پنجم:ہدایت کے سرچشمے
اس حصہ میں درج ذیل بزرگ اور برگزیدہ ہستیوں ہیں کا ذکر کیا گیا ہے۔۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام ،حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ،حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ، محمد بن قاسمؒ ، بو علی ابن سیناؒ ،شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔[37]

نصاب اسلامیات جماعت نہم

باب اول: القرآن الکریم

حصہ قرآن مجید میں سورۃ الانفال بمعہ ترجمہ شاملِ نصاب ہے جس میں غزوہ بدر اور اس کے متعلق مختلف موضوعات کا ذکر آیا ہے ۔ [38]

الحدیث: اس حصہ میں دس احادیث مبارکہ ہیں۔ [39]

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت:

1. جب جب دنیا میں نظر دوڑتی ہے تو ہر طرف اللہ تعالی کی حکمت اور نعمتیں نظر آتی ہیں تو ضرور دل میں خیال آتا ہے۔ یہ سب کچھ خدا نے بنایا ہے اور بنایا بھی ہمارے لیے ہے۔
2. ہماری محبت ا و راطاعت صرف اور صرف اسی ذات تک محدود ہونا چاہیے جس کی بندگی ہم کرتے ہیں۔
3. رسولﷺ کی محبت بھی ایمان کا تقاضا ہے۔
4. نبی اکرمﷺ مؤمنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔
5. اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو۔
6. اللہ تعالی اور رسول اللہﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔
7. محبت اسوۂ رسولﷺ کی پیروی کا نام ہے۔
8. ختم نبوت (آپﷺ کے آنے کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا)۔ [40]

علم کی فرضیت و فضیلت:

اس حصہ میں علم کی فضیلت کو قرآن پاک کے حوالےسے اجاگر کیا گیا ہے۔ [41]

زکوٰۃ:

زکوۃ کا مفہوم ، اس کی اہمیت و فرضیت اور اس کے معاشی و معاشرتی فوائد بیان کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ منکرین زکوٰۃ کے بارے میں قرآن پاک کے ارشاد کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ مصارف زکوٰۃ بیان کئے گئے ہیں ۔ [42]

نصاب اسلامیات برائے جماعت دہم

القرآن الکریم (سورۃ الاحزاب) ۴۳:۱ (سورۃ الممتحنہ) ۱۳:۱ کو شامل نصاب کیا گیا ہے ۔ اور ان میں نازل ہونے والے اخلاقیات اور احکامات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ [43]

باب دوم: الحدیث:

اس حصہ میں اخلاقیات سے متعلق احادیث بیان کی گئی ہیں اس کے علاوہ عبادات کی اہمیت کو بیان کرنے والی احادیث کو بیان کیا گیا ہے۔ [44]

باب سوم: طہارت اور جسمانی صفائی

طہارت اور صفائی کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے نیز وضو اور غسل کے فرائض ، سنن اور واجبات بیان کئے گئے ہیں۔ نیز وضو اور غسل کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ [45]

صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی:

اس حصہ میں صبر ، شکر کے ساتھ ساتھ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی اصول بیان کئے گئے ہیں ، نیز انسان کی عائلی زندگی کی ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔ [46]

ہجرت و جہاد:

ہجرت کے مقاصد اور جہاد کی ضرورت بیان کی گئی ہے اس کے علاوہ جہاد کی اقسام ، حقوق العباد کا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ [47]

مطالعۂ سیرت اور اس کی ضرورت و اہمیت

اس حصہ میں سیرت کا مفہوم واضح کیا گیا ہےاور ایک انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مطالعۂ سیرت کی ضرورت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔

اسلام میں تربیتِ فرد کے ذرائع:

قرآن و حدیث کےمطالعے سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ انسان کا تعلق اپنے خدا کے ساتھ درج ذیل چار بنیادوں پر قائم رہتا ہے:

۱۔ ایمان ۲۔ عبادات ۳۔ محبت ۴۔اتباع رسولﷺ

۱۔ایمان :

ارشادِ ربانی ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّكْفُرْبِاللهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًاO [48]

(اے ایمان والو! اللہ تعالی پر،اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں،ایمان لاؤ ۔جو شخص اللہ تعالی سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اورقیامت کے دن سے کفرکرے وہ توبہت بڑی دورکی گمراہی میں جاپڑا ۔)

اسی طرح حدیث جبرائیل میں ہے کہ:

كان النبی ﷺ بارزا یوما للناس، فأتاه جبریل فقال: ما الإیمان؟ قال: أن تؤمن بالله وملائكته وبلقائه ورسله وتؤمن بالبعث۔[49]

(ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے ،اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں ؟آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تواللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین کرے اورمرکرجی اٹھنے کومانے۔)

۲۔عبادات:

یہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے تعلق کی بنیاد ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح ہوا ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ[50]O

(میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں ۔)

عبادات کی تین اقسام ہیں :

۱۔قولی، ۲۔مالی ، ۳۔بدنی ،

۳۔محبت :

یہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے تعلق کی تیسری بنیاد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر کیا ہے جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں ،ارشاد ہے:

وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ[51]O

(اور احسان کرو ،اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہماری محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اس کی بتائی ہوئی شریعت اور احکامات پر عمل کریں۔اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ :

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللهُ وَ یَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللهُ غَفُوْرٌرَّحِیْمٌO

(کہہ دیجئے ! اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اورتمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔)

عبد کی حیثیت سے معبود سے محبت کرنا فطری عمل بھی ہے اور ایمان و عبدیت کا تقاضہ بھی ایک غلام کو اپنے آقا سے جتنی محبت ہوتی ہے اتنی کسی غیر سے نہیں ہوتی ، اللہ تعالیٰ سے اس تعلق کی بنیاد صحیح معنٰی میں اس وقت مستحکم ہوتی ہے ، جب انسان کا ہر کام خدا کے

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

لئے ہو کر رہ جائے اس کے ہر چھوٹے بڑے فعل کا محور ،ذاتِ خداوندی ہو جائے ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے، رسول اللہﷺ نے فرمایا:

ثلٰث من کن فیہ وجد طعم الایمان من کان یحب المرء لا یحبہ الا للہ ومن کان اللہ و رسولہ احب الیہ ممّا سوا ھما و من کان ان یلقیٰ فی النار احب الیہ من ان یرجع فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ۔[52]

(جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا ۔ جو شخص کسی سے دوستی رکھے پھر اس سے دوستی نہ رکھتا ہو مگر خدا کیلئے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولﷺ سے دوستی رکھے دوسرے اور سب لوگوں سے یا چیزوں سے زیادہ اور جو آگ میں ڈالا جانا پسند کرے مگر پھر کفر اختیار کرنا پسند نہ کرے جب خدا نے اس کو کفر سے نجات دی ۔)

انسان کو خدا سے اتنی محبت ہو کہ ہر محبت اس کے آگے مغلوب ہو جائے اس کی عملی صورت یہی ہے کہ اس کا ہر کام خدا کی رضا اور خوشنودی کیلئے ہو ۔

۴: اتباعِ رسو ل ﷺ :

قرآن پا ک میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کو مسلمانوں کیلئے اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے اور آپ ﷺ کے ارشاد ات اور احکام کی غیر مشروط اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے ، اللہ تعالیٰ نے اس موضوع کا دوسرا رخ بھی بیان کر دیا ہے کہ اگر کسی نے میری اور میرے رسول کی نافرمانی کی تو اس انجام کبھی اچھا نہ ہوگا ۔ارشاد ہے :

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ[53]O

(اور جو شخص اللہ تعالی کی اور اس کے رسول ﷺ کی نا فرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدود سے آگے نکلےاسے وہ جہنم میں ڈال دے گاجس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس جیسوں ہی کے لیے رسوا کن عذاب ہے ۔)

آپ ﷺ کے فیصلوں کی نافرمانی کو عدمِ ایمان کی نشانی اور آپ ﷺ کی اطاعت کو ایمان کی علامت بتاتے ہوئے قرآن پاک میں یوں ارشاد ہے کہ:

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَاشَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَایَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا[54]O

(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی!یہ مومن نہیں ہو سکتے ،جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ،پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور نا خوشی نہ پا ئیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔)

افرادِ معاشرہ کی تربیت میں مطالعہ سیرت کی اہمیت

دور جدید کا انسان اپنی تربیت اور سکون کی خاطر مختلف اداروں اور تربیت گاہوں کی طرف رجوع کرنے کے باوجود مطلوبہ مقاصد جن میں معاشرتی امن و سکون ، جرائم کا خاتمہ ، عزت نفس کی بحالی، قانون کی پاسداری ، انصاف ، تکریمِ انسانیت ، ودیگر کے حصول میں ناکام دکھائی دیتا ہے ۔ اب ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ وہ اس ذاتِ اقدس ﷺ کی حیات مبارکہ کی پیروی کرے جس کی تعلیمات پر سینکڑوں برس گزرنے کے باوجود حالات و واقعات ایک بھی نقش منقش نہیں کر سکے اورزندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جس کیلئے آپ ﷺکی سیرت مبارکہ سے راہنمائی میسرنہ ہو چاہے اس کا تعلق عبادات سے ہو یا اخلاقیات سے،سیاست سے ہویا معاشرت سے۔آپ ﷺنے بنی نوع انسان کی تربیت کا طریقہ عملی طورپرپیش کرکے دکھایااور ثابت کیا کہ آپ ﷺ کے علاوہ اور کوئی مکمل سیرت کا حامل نہیں جو انسانوں کی تربیت کا مکمل سامان لئے ہوئے ہو۔

فر د اور معاشرے کی تربیت کا مقصد :

اللہ رب العزت کی ذات مبارکہ اس زمین و آسمان اور انکے ماسواء جو کچھ ہے اس کی مالک ہے

اور سارے عالم اس کی مخلوق ہیں اور اللہ رب العزت کی ذات مبارکہ کسی قانون کی تابع نہیں اور نہ ہی کسی کو اللہ تعالیٰ کے افعال پر کسی قسم کا سوال کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فعل و کرم سے ایسا نظام بنایا ہے کہ ہر فعل اور ہر چیز ایک ضابطہ اور قانون کے دائرہ میں ہے، اور جو اس کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق چلتے ہیں ان کے لیے راحت اور جو خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے لیے سزا یا عذاب مقرر کر دیا گیا ہے ۔

عالمِ وجود کا آغاز اللہ تعالی کے لفظ ’’ کن ‘‘ سے ہوا اور جن و انس کو یہ زندگی کسی خاص پروگرام یا مقصد کی تکمیل کیلئے دی گئی جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِO [55]

(میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں ۔)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اس انداز پر کی کہ انسان کی سوچ ، اس کی عبادت اور اس کے افعال کا محور اللہ تعالیٰ کا دین اور اس کی ذات مبارکہ ہو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِکَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَO [56]

(پس اللہ کے دین کیلئے سب سے کٹ کر یک رخ ہو کر اپنا چہرہ سیدھا رکھ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اس کی خلق (بنائی ہوئی فطرت) میں کوئی تبدیلی نہیں یہ سیدھا دین ہے اور لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ۔)

اب یہ فرد کے اپنے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے وجود کو صحیح طور پر نشوونما دے یا پھر معاصی اور شہوات میں ضائع کر دے اس بات سے متعلق مثال کے طور پر حدیث مبارکہ ہے:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ أوینصرانہ أو یمجسانہ، کماتنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء،ھل تحسون فیھا من جدعاء؟ [57]

(جتنے بچے پیدا ہوتےہیں وہ سب اپنی فطرت یعنی اسلام پر پھران کےماں باپ ان کو یہودی نصرانی پارسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپایہ جانور پورے بدن کا ہوتا ہے کہیں تم نے کن کٹا بھی پیدا ہوتے دیکھا ہے؟)

مطالعۂ سیرت کے نتیجے میں تیارشدہ افراد کی خصوصیات

سرورِ کائنات ﷺکو خدا ئے ذوالجلال نے تمام عالم کی اصلاح کے لئے بھیجا تھا اور اسی بنا ء پر ایسی شریعتِ کامل عطاء کی جو نہ صرف عرب بلکہ تمام عالم کے لئے ابد تک کافی ہے لیکن کوئی شریعت ، کوئی قانون ، کوئی دستور العمل اس وقت تک کارآمد اور مفید نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ ایسا گروہ موجود نہ ہو جو اس شریعت کی عملی تصویر ہو اور جس کی ہر بات ، ہر ادا ، ہر جنبش عملی خطیب بن کر گرد و پیش کو اپنا ہم زباں اور اپنا ہم عمل نہ بنا لے اس بناء پر خاتم الانبیاء کا سب سے اہم مقصد ایک خاص قوم کو تربیت دے کر اصلاحِ عالم کے لئے تیارکرناتھا[58]۔

ارشاد مصطفےٰ ﷺ ہے:

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بستٍ اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طھورًا ومسجدًا و ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیّون۔[59]

(ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اورمعنی بہت ہیں اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور مجھے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

عقائد ہوں کہ عبادات ، اخلاق ہوں کہ آدابِ تمدن ، خانگی معاملات ہوں یا لین دین کا کاروبار ، انسان کے ساتھ معاملہ ہو یا خدا کے ساتھ سب کا ماخذ آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ ہے ہر انسان کا تعلق تو اپنے خالق کے ساتھ ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے اور دوسرا تعلق اپنے خالق کی دوسری مخلوقات کے ساتھ ہے جس کا تعلق عملِ صالح سے ہے ،قرآنِ پاک میں ارشاد ہے :

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَO [60]

(اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کیے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں شمار کر لوں گا ۔)

گویا فردِ صالح کی دو بنیادی خصوصیات یہ ہیں : ۱۔ایمان ۲۔ عملِ صالح

بچوں کی تربیت میں سیرت النبیؐ سے راہنمائی

اس عنوان کو تین ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔بچوں کی مذہبی تربیت اور سیرت النبیؐ۔ ۲۔بچوں کی اخلاقی تربیت اور سیرت النبیؐ۔ ۳۔دیگر آدابِ زندگی کی تربیت اور سیرت النبیؐ۔

بچوں کی مذہبی تربیت اور سیرت النبیؐ

نصا ب کے جائزہ کے بعد اس سے حاصل ہونے والی معلومات سے اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ اگر طلبہ اور عام افراد کے لئے سیرتِ مبارکہ سے ایسے واقعات اور ارشادات نقل کر دیئے جائیں جن کا تعلق انسان کی روز مرہ زندگی سے ہے اور یہ آدابِ زندگی بھی قرار دیئے جا سکتے ہیں تو اس سے معاشرے کی تربیت کا فریضہ ہر ممکن حد تک اداکرنے میں مدد مل سکتی ہے ۔

بچوں کی اخلاقی تربیت کے لیے درج ذیل اقدامات کرنے چاہئیں ۔

بچوں کو کلمہ توحید سکھانا:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے:

ان النبی ﷺبعث معاذالی الیمن،فقال:ادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ [61]

(نبیﷺ نے معاذؓ کو یمن میں مقرر فرمایا تو ان کو ہدایت فرمائی کہ انہیں توحید کی دعوت دینا۔)

سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کا حکم دینا:

جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے اس کے متعلق فرمان نبوی ﷺ درج ذیل ہے۔

مروا أولادکم بالصلاۃوھم أبناء سبع سنین،واضربوھم علیھا وھم أبناء عشر سنین، وفرقوا بینھم فی المضاجع [62]

(اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوجائیں اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں
تو انہیں نماز چھوڑنے پر سزا دو۔)

استطاعت ہو تو بچے کو حج کروانا :

1حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لقی رکبا بالروحاء، فقال :من القوم؟ قالوا:المسلمون، فقالوا:من أنت؟ قال:رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت:الھذا حج؟ قال:نعم ، ولک أجر۔ [63]

(ایک عورت اپنے بچے کو اٹھا کر لائی اور کہا 'اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اس کیلئے حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں اس پر بھی حج ہے اور اس چھوٹے بچے کی نیکی کی ہوئی اور اس کا اجر و ثواب بھی آپ کو ہی ملے گا۔)

بچوں کو قرآن کی تعلیم دینا:

اس کائنات میں اگر کوئی علم ہے تو قرآن و حدیث کا علم ہے جس کو سیکھنے کی تلقین آقاء علیہ الصلاۃ والسلام نے کی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ:

عن عثمان رضی اللہ عنہ عن النبیﷺ قال:خیرکم من تعلم القرأن وعلمہ۔ [64]

(حضرت عثمانؓ سے روایت ہے:تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن پاک خود سیکھتا ہے اور پھر دوسروں کو سکھاتا ہے۔)

اسلامی تعلیم کا بندوبست کرنا:

والدین کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنی اولاد کے حق میں نہایت ہی مفید اور اعلیٰ درجہ کا تعلیم دینوی کا بھی بندوبست کرے کیونکہ یہ تو ایک ایسا عمل ہے کہ اگر اس عمل میں غفلت سے کام لے گا تو وہ یقینا دنیا میں تو خسارے میں ہے ہی لیکن وہ قیامت کے دن یقینا گھاٹے میں اور خسارے میں ہوگا ۔

چونکہ اسلام کے متعلق اساسی اور ضروری معلومات حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بابرکت کتاب میں فرمایا ہے کہ :

فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآاِلٰـہَ اِلَّااللہُ وَاسْتَغْفِرْلِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْوَمَثْوٰکُمْ. 65

(سو (اے نبیﷺ !) آپ جان لیں(علم) لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور پنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اورمومن مردوں اور مومن عورتوں کےحق میں بھی ۔)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

طلب العلم فریضہ علی کل مسلم. 66

(علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔)

بچوں کو مخلوط تعلیم والے سکولوں میں داخل سے اجتناب کرنا :

اسلام مخلوط تعلیم کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ اس نظام کے تحت انسان کسی بھی وقت شیطان کے غلبے میں آکر گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ایسے گناہوں سے نجات حاصل کرسکیں تو ہم سب کو مل کر اس کیخلاف جہاد کرنا ہوگا تاکہ ہم سب اور ہمارا معاشرہ ان گناہوں کی دلدل سے صاف ہوسکے اور اس سے پاک ہوسکے تو اس کیلئے ہمیں ایسے ادارے قائم کرنے چاہئیں جن میں صرف بچیوں کی تعلیم کا اہتمام ہواور دوسری طرف اکیلے صرف بچوں کا ادارہ ہو۔

نبی اکرم ﷺ عورتوں کیلئے کچھ دن مخصوص فرمایا کرتے تھے اور ان میں ان کو وہ باتیں سکھلایا کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتلائی تھیں اور آپ ﷺ نے یہ اس لیے کیا تھا کہ ایک مرتبہ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور آکر عرض کیا !اے اللہ کے رسول ﷺ مرد تو آپ کی احادیث سن لیتے ہیں تو آپ ﷺ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرمادیں جس میں ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوجایا کریں اور آپ ﷺ ہمیں وہ باتیں سکھلادیا کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتلائی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِجتَمِعْنَ فِی یومِ کذا وکذا . 67 (فلاں فلاں دن تم جمع ہوجایا کرو۔)

تو وہ عورتیں ان دنوں میں جمع ہوتیں اور نبی اکرم ﷺ سے دین کی باتیں سیکھ لیا کرتیں۔

اس حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مخلوط تعلیم ناجائز ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ.68

(اور جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگو۔)

یہ آیت امہات المؤمنین کے بارے میں نازل ہوئی ہے، امہات المومنین جن کی پاکیزگی و عفت یقینی اور قطعی ہے جب انہیں پردے کا حکم دیا گیا ہے اور ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اجنبیوں کے سامنے نہ آئیں تو مسلمان عورتوں کو تو بدرجہ اولیٰ یہ حکم ہے کہ وہ پردہ کریں اور کسی اجنبی کیساتھ قطعاً نہ آئیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآئِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَآئِھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ

اَیمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُوْلِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلاَ یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِینَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَO
69

(مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوندکے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زورزور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ ۔)

بچوں کی اخلاقی تربیت اور سیرت النبیؐ

اخلاق و کردار نسل انسانی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے اگر قوم اخلاقی تربیت سے محروم ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے تعمیرو ترقی سے ہم کنار نہیں کر سکتی ، اس کے برخلاف با اصول و باکردار قوم کو کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی۔ اخلاق و کردار ایک مسلمان کاایسا اسلحہٰ ہے کہ اس اسلحہٰ کی طاقت سے انسان ایک فرد کا ہی نہیں بلکہ پوری قوم کا دل جیت لیتا ہے اور اس کی وجہ سے اپنے تو اپنے ،بیگانے بھی اپنے ہو جاتے ہیں اس لیے ہمیں اس بات کی طرف خاصی توجہ دینی چاہیئے کہ ہم اپنے اخلاق میں ایسا حسن پیدا کریں کہ جس کی بناء پر غیر مسلم بھی اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں ۔ اسی کی مثال ہمارے آخری الزماں نبی ﷺ جناب محمدؐرسول ﷺ نے کس احسن انداز میں پیش کی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن پاک میں نازل کر دیا ہے۔

لَقَدْکَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُواللہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللہَ کَثِیْرًاO[70]

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺمیں عمدہ نمونہ موجود ہے ہراس شخص کے لیے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے ۔)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

ان من خیار کم احسنکم اخلاقاً۔[71]

(تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے ۔)

اس طرح بچوں کو مندرجہ ذیل عادتیں اختیار کروان ضروری ہے۔

دس سال کی عمر میں بستر الگ کر دینا ، بچوں کو دائیں ہاتھ سے چیز پکڑنے کی نصیحت کرنا ، بچوں کو غیرمسلموں کی مشابہت سےمنع کرنا ، بچوں کو بُری عادتوں سےمنع کرنا ، بچوں کو بُرےنام پکارنے سے روکنا ، بچوں کو فضول گفتگو سے روکنا ،مطلب کی بات اپنے بچوں کو سکھانا ، بچوں کو غیر عورتونکی طرف دیکھے سے روکنا ، بچوں کو ڈارھی رکھنے کی تلقین کرنا ، بچوں کو ناخن بڑھانے سے روکنا۔

دیگر آداب زندگی کی تربیت اور سیرت النبیؐ

مزید یکہ بچوۃ کو دیگر آداب محفل اور صحت کے اصول بھی باور کروانے چاہیں

کھانے پینے کے آداب سکھانا :

اس کے علاوہ بچھے کو مندرجہ ذیل آداب سکھانے چاہییں۔ کھانے پینے کے آداب سکھانا ، کھانے سے قبل ہاتھ دھونے چاہئیں ، کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ اور آخر میں الحمد اللہ پڑھنا ، بچوں کو مل کر کھانا کھانے کی عادت ڈالنا ، ایک سانس میں پانی پینے سے منع کرنا ، بچے کو کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع کرنا۔

بچوں کو قضائے حاجت کے آداب سکھانا:

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

اسلام ایک ایسا دین ہے کہ جس میں انسان کی ہر متعلقہ شے کے بارے میں ذکر کردیا ہے کیونکہ جس اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے تو پھر اس کے رہن سہن کے انتظامات بھی کیے ہیں اور رسول ﷺ نے تمام رہن سہن کے طریقے بھی بتادیے ہیں اور کوئی کسر نہیں چھوڑی حتیٰ کہ آپ ﷺنےقضائےحاجت کےآداب بھی سکھا دیئے ہیں۔اس کےعلاوہ درج ذیل آداب کاسکھانا بھی نہایت ہی ضروری ہے۔بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا سکھانا ، بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا سکھانا۔

نوجوانوں کی تربیت میں سیرت النبی ؐ سے راہنمائی

آرٹیکل کے اس حصہ کو تین عنوانات کے تحت پیش کیا جا رہا ہے۔

۱۔ نوجوانوں کی اخلاقی تربیت میں سیرت النبیؐ کی اہمیت۔ ۲۔ دورِ نبوی ﷺمیں مردوں کے کھیل اور تفریحی سرگرمیاں ۔ ۳۔ دورِ نبوی ﷺمیں خواتین کے کھیل اور تفریحی سرگرمیاں۔

نوجوانوں کی اخلاقی تربیت میں سیرت النبیؐ کی اہمیت

ہر ملک وقوم کیلئے نوجوان قابلِ فخر سرمایہ تصور کیا جاتا ہے اور زندگی کے تمام شعبہ جات چاہے ان کا تعلق معاش سے ہو یا معاشرت سے ،امن سے ہو یا جنگ سے قوموں کی تقدیر میں نوجوان ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت کے حامل ہیں اگر نوجوانوں کی تربیت اچھی ہوجائے تو سارا معاشرہ اچھائی کا علمبردار بن جائے اور اگر یہ طبقہ زندگی برائی کا رسیا ہوگا تو اس معاشرے کو دنیا کی کوئی طاقت تباہی سے نہیں بچا سکتی۔ نوجوان زندگی کا ایسا طبقہ ہے جس کی ہر دور اور معاشرے میں مسلمہ قدروقیمت ہے۔ جو نوجوان اپنے جنسی تقاضوں اور خواہشات کوکنٹرول کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں ان کیلئے دنیاوی فوائد کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی انعامات سے نوازا جائے گا جیسا کہ ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺنے فرمایا:

سبعۃ یظلھم اللہ تعالٰی فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عدل وشاب نشأ فی عبادۃاللہ ورجل معلق قلبہ فی المساجدورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امراۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃٍ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیاففاضت عیناہ۔[72]

(سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا۔ جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا؛ ایک تو عادل بادشاہ، دوسرے وہ جو ان جوجوانی کی امنگ سے اللہ کی عبادت میں رہا ۔ تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے۔ چوتھے وہ دو مرد جنھوں نے اللہ کیلئے محبت رکھی پھر اس پر قائم رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے ۔پانچواں وہ مرد جس کو ایک شاندار خوبصورت عورت نے بلایا اور وہ کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔چھٹے وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ سے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہوئی۔ ساتویں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کے آنسو بہ نکلے ۔)

عصر حاضر میں نوجوانوں کی اہمیت:

نوجوانوں کے بغیر آج تک کوئی تحریک کامیاب ہوسکی اورنہ ہوسکے گی انہی نوجوانوں کی وجہ سے قومیں بنتی بھی ہیں اور بگڑتی بھی ہیں ۔ملک آباد ہو کر ویران بھی ہوتے ہیں انہی کی وجہ سے معاشروں کی تعمیر بھی ہوتی ہے اورتخریب بھی در حقیقت نوجوان قوموں کی جمع پونجی،ملت کی طاقت وحشمت کے طاقتور ستون اور وطن کیلئے کارآمد ذخیرہ ہوتے ہیں۔

قرونِ اولیٰ میں ایمان لانے والے نوجوان :

اسلام کا سورج طلوع ہونے کے بعد رسول اقدس ﷺکو جن مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا ،اگر وہی تحریر کریں تو ایک کتاب تیار ہوتی ہے۔ ایک طرف آپ ﷺ تنِ تنہا کھڑے تھے تو دوسری طرف اسلام کے مخالفین کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔ غیر تو غیر اپنے بھی جن کی زبانیں آپ ﷺ کی تعریف کرتے نہ تھکتی تھیں وہی لوگ آپ ﷺکی دعوت کے سامنے خطرناک بند باندھ رہے تھے ۔جو ساری زندگی دوستی کا دم بھرتے رہے اب وہ دشمنی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

پر اتر آئے ایسے مشکل اور کٹھن مراحل میں جو آپ ﷺکے دستِ بازو بنے آپ ﷺ کے حصے میں آنے والی مشکلات کو اپنے سینے پر سہا وہ نوجوان ہی تھے وہ جوان مرد اور صاحبِ دل لوگوں کی جماعت جس کی تشکیل انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں دارِارقم سے ہوئی جن کے ذریعے اسلام نے چہاردانگِ عالم میں اپنے پرچم لہرائے یہ عزم وہمت سے لبریز اسلام کی عظمت وتقدس سے سرشار جماعت نوجوانوں کی ہی تھی چنانچہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر صدیق ؓ آپ ﷺسے چھوٹے اور جوانی کی عمر میں تھے۔ امام جلال الدین سیوطی کے بقول:

’’حضرت ابوبکر صدیق ؓ آپﷺکی پیدائش سےدو برس اور چند مہینے بعدپیدا ہوئے۔‘‘[73]

اسی طرح حضرت عمر فاروق ؓ بھی جوانی کی عمرمیں اسلام لائے مولانا شاہ معین الدین ندوی کے بقول:

’’ حضرت عمر ؓ ہجرت نبوی ﷺ سے چالیس برس پہلے پیدا ہوئے جب اسلام لائے حضرت عمر ؓ کا ستائیسواں سال تھا‘‘[74]

حضرت عثمان ؓ بھی جوانی ہی کی عمر میں دامنِ اسلام سے وابستہ ہو ئے امام جلال الدین سیوطی کے بقول :

’’ آپ ؓسالِ فیل کے چھٹے برس پیدا ہوئے ۔ ‘‘[75]

حضرت علیؓ کی عمر تو قبولِ اسلام کے وقت چھوٹی ہی تھی ۔محمد عبدالملک ابن ہشام (م۱۵۱ھ)کے بقول:

’’ جس روز حضرت علی ؓ اسلام لائے آپ ؓ کی عمر دس سال تھی ۔‘‘[76](۹)

یہ نوجوانوں ہی کی قربانیاں جان نشانیاں تھی کہ بنوامیہ کے دور میں اسلام کی حکومت وسیع ترین پیمانے پر پھیلی یہاں تک کہ اسلام کے یہ جواں دل شہزادے فتح ونصرت کا پرچم لہراتے ہوئے ترکستان میں داخل ہوگئے۔ الغرض جہاں جہاں انسانوں کی بستیاں بستی تھیں یہ اسلامی پرچم لے کر وہانوہاں تک بھی گئے۔

نوجوان اور جذبہ خدمتِ خلق:

نبئ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وعن ابن عمر ؓ أن رسول اللہ ﷺ قال المسلم اخو المسلم، لا یظلمہ، ولایسلمہ،ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ،ومن فرّج عن مسلم کربۃً فرّج اللہ عنہ کربۃً من کربات یوم القیامۃ، ومن ستر مسلماً سترہ اللہ یوم القیامۃ۔[77]

(ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے (مسلمان)بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا ۔

نوجوان اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

نوجوان کسی بھی قوم اور طبقہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور قوموں پرعروج اور زوال کاآناانہی جوانوں کے اچھے اور برے کردار پر منحصر ہے اسی لیے نوجوانوں کو خصوصی طور پر نیکی کے کاموں میں زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اورنیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی طرف راغب کیا گیا ہے ۔

حضرت لقمان ؒاپنے بیٹے کو دوسری نصیحت کرتے ہیں کہ اے میرے بیٹے نیکی کا حکم دے اور برائی سے لوگوں کو روکنا۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَO[78]

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

(تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کیلئے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں -)

نوجوان اور دین کی سر بلندی:

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے:

جاء رجل الی النبیﷺ فقال: الرجل یقاتل للمغنم، والرجل یقاتل للذکر،و الرجل یقاتل یری مکانہ، فمن فی سبیل اللہ؟ قال:من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھوفی سبیل اللہ

(ایک شخص آنحضرت ﷺ کےپاس آیا اور کہنے لگا:یا رسول اللہﷺ! کوئی لوٹ کےلئے لڑتا ہے ، کوئی ناموری کےلئے ، کوئی اپنی بہادری بتلانے کو۔تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سےلڑے کہ اللہ کابول بالاہو (تو حید پھیلے ،شرک مٹے) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے -) [79]

اتباعِ سنت رسول ﷺ کو یقینی بنانا :

یہ بات واضح ہے کہ اتباع سنت درحقیقت اتباعِ قرآن ہے گویا رسول ﷺکی اطاعت اللہ تعالی کی اطاعت ہے ا ور سنت پر عمل کرنا قرآن پر عمل کرنا ہی ہے -

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔[80]

(اے ایمان والو!فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول ﷺکی -)

جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری میں نفع ہی نفع ہے بالکل ایسے ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺکی نافرمانی میں نقصان ہی نقصان ہے قرآ ن پاک میں ارشادہے:

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا[81]O

(اللہ اور اس کے رسول ﷺکی جو نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا-)

اللہ اور اس کے رسول ﷺکی فرمانبرداری کے انعامات کے حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [82]O

(کہہ دیجئے!اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ برا بخشنے والا مہربان ہے -)

نوجوان اور اچھے اخلاق:

اچھے اخلاق کی صفت سے ہر نوجوان کا آراستہ ہونا ضروری ہے یہی وہ عمدہ ترین خصلت ہے جس سے معاشروں کی صحیح تعمیر ہوتی ہے-

دور نبوی ؐمیں مردوں کےکھیل اور تفریحی سرگرمیاں

دور نبویﷺ میں عام طور پر مندرجہ ذیل کھیل اور تفریحی سرگسرمیاں رونما ہوتی تھیں-

١۔گھڑدوڑ ، ٢۔اونٹ دوڑ ، ٣۔کشتی کرنا(مصارعت) ، ۴۔تیر اندازی ، ۵۔برچھیوں کے ساتھ کھیلنا (تلوار بازی) ، ۶۔کھیل اور انعامات ، ٧۔شکارکرنا ، ٨۔شاعری ، ٩۔ قصہ گوئی وغیرہ

دور نبویؐ میں خواتین کے کھیل اور تفریحی سرگرمیاں

عہدِ نبوی ﷺ میں عورتوں کے کھیل اور تفریحی سرگرمیوں کے بارے میں بھی شواہد ملتے ہیں جو کہ ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

١۔آرائش وزیبائش ، ٢۔باہم قصہ گوئی ، ٣۔شتر سواری ، ٣۔شتر سواری ، ۴۔شاعری ، ۵۔جسمانی سرگرمیاں ٧۔دف بجانا ، ٨۔مزاح ، ٩۔موسم کے مزے وغیرہ-

خلاصہ

اللہ رب العزت خالق ومالک کائنات ہیں اسی ذات نے پوری کائنات کو پیدا فرمایا اور اس میں طرح طرح کی مخلوقات کو پیدا فرمایا اور ان کے رزق کا بندوبست اپنے ذمہ لیا جیساکہ ارشاد ہے :

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

وَ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللہِ رِزْقُھَا وَ یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَ مُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍO (هود (۱۱)۶-)

گویا کہ اللہ کریم نے رزق اپنے ذمہ لیا اور اپنی مخلوقات سے بے خبر نہیں رہتا اور وہ ذات باری جل جلالہ اپنی مخلوقات سے بے پناہ محبت کرتی ہے اسی واحدہ لا شریک ذات نے اس وسیع کائنات کے اندر زمین پر بسنے والی مخلوقات میں انسان کو بہترین مخلوق قرار دے کر تمام دیگر مخلوقات کو اس کے تابع کر دیا ۔اور اس مخلوق یعنی انسان میں سے کچھ انسانوں کو افضل قرار دیا اوریہ افضل انسان انبیاء ہیں اور ان کے ذریعے مخلوق کی ہدایت کا سامان مہیا کیا ۔

اللہ تعالی نے اپنی مخلوق انسان کی طرف تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسول بھیجے جو مختلف وقتوں اور مختلف قوموں کی طرف مبعوث کئے گئے اور اپنی قوم کی راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے رہے ۔حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ﷺمبعوث ہوئے اور آپ ﷺکے بعد کسی نبی نے نہیں آنا آپ ﷺ کی تعلیمات کو تاقیامت جاری رہنا ہے ا س کے لئے اللہ کریم نے آپ ﷺکی وفات کے بعد تبلیغ دین کا کام اپنے محبوب ومقرب بندوں کو منتخب فرما کر ان سے لیا ۔تبلیغ دین کا یہ کام ہر دور میں جاری رہا اور مخلوق خدا جب بھی اپنے رب سے دور ہونے لگی۔ اللہ کریم نے اپنے کسی منتخب بندے کو بھیج کر اصلاح فرمائی ۔ ہر دور میں اہم اور مقرب افراد کی صف میں اساتذہ انبیاء کے ورثاءکی مانند نظر آئے اور ان اساتذہ نے قوم کی تربیت میں اہم بلکہ خصوصی کردار ادا کیااور ایسے آسان اور قابل فہم طریقے اپنائے جن پر عمل کر کے نبی ﷺ کی زندگی پر چلنا آسان ہوجاتاتھا لیکن موجودہ دور میں پاکستان کا نظام تعلیم دوہرا معیار لیے ہوئے ہے اور نصاب تعلیم کے اندر اغیار نے ایسے واقعات شامل کروادئیے ہیں جن سے نونہالانِ وطن کی تربیت اس انداز سے نہیں ہورہی جس انداز سے آپ ﷺکی خواہش تھی اور اس کام کے لیے مغربی دنیا ایک خطیر رقم خرچ کرکے اپنا ایجنڈا نصاب تعلیم کے ذریعے ہماری قوم کے اذہان میں بڑے پر اسرار طریقے سے ڈال رہی ہے جبکہ ہماری قومی اور ملی سوچ ازل سے ابد تک آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے تابع ہے-

لہٰذا ہمارے نصاب تعلیم کو اسی سوچ کو پیدا کرنے کے لیے ممد ومعاون ہونا چاہیے اور بچوں کی تربیت سیرت مبارکہﷺ سے ماخوذ واقعات کے ذریعے کرنی چاہیے اور ایسے کھیل اور مزاح سے لطف اندوزہونا چاہیے جن کی سیرت مبارکہ ﷺ سے رہنمائی ملتی ہو اور کسی بھی ایسے کام میں ملوث نہیں ہونا چاہیے جو آپ ﷺکی حیاتِ مبارکہ کے خلاف ہو ایسے کام اللہ تعالی کی رضا اور رحمت سے دوری کا باعث ہیں اور اپنے نوجوانوں اور نوجوان لڑکیوں کی تربیت کے لیے بھی سیرت مبارکہ ﷺسے ہی رہنمائی لینی چاہیے تاکہ معاشرہ امن و سکون کا گہرارہ بن جائے اور اللہ تعالی کی رحمت شامل حال ہوجائے نصاب کا جائزہ لینے کا مقصد بھی یہی ہے کہ چند ایک ایسی احادیث اور واقعات شامل نصاب کیے جانے چاہئیں جن سے بچوں کی تربیت میں مدد مل سکے ۔

اور اساتذہ کی طرف سے دئے جانے والے جوابات کی روشنی میں سیرت مبارکہ ﷺسے رہنمائی لیتے ہوئے ایسے واقعات نصاب تعلیم میں شامل ہونے چاہیئں تاکہ اساتذہ ، والدین اور معاشرہ ایسے افراد پیدا کرے جو معاشرے کے لیے امن وسکون کا گہوارہ ہو اور پاکستانی معاشرہ دنیا کے لیے ایک مثالی معاشرہ کہلائے اور مغربی دنیا ہمارے نصابِ تعلیم سے راہنمائی حاصل کرے اور ساری دنیا پر اسلامی نظریے کا احیاء ہو اور انسانیت کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ سیرتِ مبارکہ ﷺسے واقفیت حاصل کرے اور اس پر عمل پیرا ہو اللہ تعالی ہمیں آپ ﷺکی سیرت مبارکہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔(آمین)

تجاویز و سفارشات

پرائمری، مڈل اور سیکنڈری کلاسز کے نصابِ اسلامیات کے جائزے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.230-251.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

۱۔ جماعت اول میں شامل دینیات کے نصاب میں جماعت اول کے بچوں کی عمر اور استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے کافی کچھ شامل کیا گیا ہے۔ اور ممکن حد تک تمام بنیادی معلومات شاملِ نصاب ہیں۔ لیکن اس کےساتھ ساتھ اگر اہم موقعوں کی چنددعائیں بھی شامل کر دی جائیں تو نصاب میں یہ ایک اچھا اضافہ ہوگا اور یقیناً اس کا فائدہ بھی ہوگا۔

۲۔ جماعت دوم کے درج بالا نصاب اسلامیات میں بنیادی چیزیں شاملِ نصاب ہیں ۔ ایک کمی دیکھنے میں آئی ہے، وہ یہ ہے کہ نماز کے بارے میں تاکیدی سبق موجود نہیں ہے، جو کہ ضروری ہے۔

۳۔ جماعت سوم کے نصابِ اسلامیات میں ارکانِ اسلام ، سیرتِ طیبہ کے چند مختصر گوشے، تعمیرِ اخلاق اور تشکیلِ کردار کے لیے چیزوں کو شامل کیا گیا ہے لیکن اگر ان کے ساتھ ساتھ قرآن و احادیث کے حوالے بھی شامل ہو جائیں تو ان کی اہمیت میں مزید اضافہ ممکن ہے۔

۴۔ جماعت چہارم کے نصابِ اسلامیات میں تمام ضروری چیزیں شامل کر دی گئی ہیں۔ اس میں خلافتِ راشدہ کا مختصر تعارف شامل کیا جانا چاہیے کیونکہ اس مرحلہ پر بچوں کی استعداد مزید بہتر ہوچکی ہوتی ہے۔

۵۔ جماعت پنجم کے طلبہ کی ممکنہ استعداد کے مطابق اس کا نصابِ اسلامیات کم تر ہے۔ اس میں کچھ اہم چیزوں کو مزید شامل کیا جائے۔ مثال کے طور پر جماعت پنجم کے بچوں کی عمر عام طور پہ دس برس ہوتی ہے۔ ہمارا پیارا مذہب اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ اپنے دس برس کے بچوں کو سختی سے نماز کی تاکید کریں۔ لہٰذا اس میں ایسے اسباق شامل کیے جائیں کی جس سے نماز کی اہمیت زیادہ سے زیادہ اجاگر ہو۔اور اس کی ترغیب اور تاکید بھی شامل ہو۔

٦۔ نصاب اسلامیات جماعت ششم میں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ اس میں اہلِ بیت اور ان کے مقام و مرتبے کے بارے میں اسباق شامل کیے جائیں۔ علاوہ ازیں تمام مواقع کی دعائیں یاد کرائی جائیں۔

۷۔ جماعت ہفتم کے اسلامیات نصاب میں تمام شامل چیزیں نہایت مفید ہیں، لیکن اخلاق اور کردار میں مزید بہتری لانے کے لیے صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات شامل کر دیے جائیں تو مزید فائدہ ہو سکتا ہے۔

۸۔ جماعت ہشتم میں طلبہ اس قابل ہوتےہیں کہ وہ نماز جنازہ یاد بھی کر سکتے ہیں اور ادا کرنے کو قابل بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا جماعت ہشتم کے نصابِ اسلامیات میں نمازِ جنازہ شامل کرنا از حد ضروری ہے۔

۹۔ جماعت نہم میں تقریباً تمام ضروری چیزیں شاملِ نصاب کی گئی ہیں لیکن کوئی چیز جتنی بھی اچھی ہو اس میں بہتری کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہےجماعت نہم میں حدیث کے حوالے سے نصاب شامل کیا جائے جس میں حدیث کا مفہوم، اس کی حجیت، تدوینِ حدیث شامل ہوں۔

۱۰۔ جماعت دہم میں حدیث کے حوالے سے صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین کا تعارف اور روز مرہ مسائل سے متعلقہ چند احادیث ترجمے کے ساتھ شامل کی جائیں۔

حوالہ جات

---

[1] ۔ واقفیت عامہ(حصہ دینیات)جماعت دوم،ص:۱۔
[2] ۔ واقفیت عامہ(حصہ دینیات)جماعت دوم،ص:۱۱۔
[3] ۔ اسلامیات جماعت سوم ، ص: ۱۱۔
[4] ۔ اسلامیات،جماعت سوم،ص: ۲۰۔
[5] ۔ اسلامیات،جماعت سوم،ص: ۲۲۔
[6] ، اسلامیات،جماعت سوم،ص: ۳۱
[7] ۔ اسلامیات،جماعت سوم،ص: ۳۳

8 ۔ اسلامیات،جماعت سوم،ص: ۵۹
9 ۔ اسلامیات،جماعت سوم،ص: ۴۳
10 ۔ اسلامیات، جماعت چہارم،طبع اول،مارچ ۲۰۱۶،ص:۳
11 ۔ اسلامیات، جماعت چہارم، ص: ۱۶
12 ۔ اسلامیات، جماعت چہارم، ص: ۲۶
13 ۔ اسلامیات، جماعت چہارم، ص: ۴۹
14 ۔ اسلامیات،جماعت پنجم،ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور،طبع اول،ص: ۶
15 ۔ اسلامیات،جماعت پنجم،ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور،طبع اول،ص: ۸
16 ۔ اسلامیات،جماعت پنجم،ص: ۲۵
17 ۔ اسلامیات،جماعت پنجم،ص: ۵۱
18 ۔ اسلامیات،جماعت پنجم،ص: ۴۸
19 ۔ اسلامیات،جماعت ششم،پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور، طبع سوم،مارچ ۲۰۱۶ء،ص: ۱
20 ۔ اسلامیات،جماعت ششم،ص: ۲۸
21 ۔ اسلامیات،جماعت ششم،ص: ۳۲
22 ۔ اسلامیات،جماعت ششم،ص: ۶۹
23 ۔ اسلامیات ہفتم،پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور، طبع دوم مارچ ۲۰۱۶،ص:۵۔
24 ۔ الاحزاب(۳۳)۴۰۔
25 ۔ الذاریات(۵۱) ۵۶۔
26 ۔ اسلامیات ، جماعت ہفتم، ص: ۱۵۔
27 ۔ الرحمن(۴۰) ۶۰۔
28 ۔ البقرۃ(۲)۴۳۔
29 ۔ اسلامیات،جماعت ہفتم،ص: ۳۳۔
30 ۔ ایضاً،ص:۵۲۔
31 ۔ ایضاً،ص: ۶۴۔
32 ۔ اسلامیات،جماعت ہشتم، طبع اول،مارچ ۲۰۱۶ ،ص: ۱۔
33 ۔ ایضاً،ص: ۶۔
34 ۔ ایضاً،ص: ۱۳۔
35 ۔ ایضاً،ص: ۱۳۔
36 ۔ ایضاً،ص: ۳۴۔
37 ۔ ایضاً،ص: ۴۳۔
38 ۔ اسلامیات نہم،پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور، طبع ، ۲۰۱۶،ص:۴۔
39 ۔ ایضاً،ص: ۳۹۔
40 ۔ ایضاً،ص: ۵۹۔
41 ۔ العلق (۹۶) ۱۔۵۔
42 ۔ اسلامیات،جماعت نہم،ص:۶۵۔
43 ۔ اسلامیات،جماعت دہم، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور،مارچ ۲۰۱۶،ص:۲۴۔
44 ۔ ایضاً،ص: ۵۲
45 ۔ ایضاً،ص: ۶۴۔
46 ۔ ایضاً،ص: ۴۲۔
47 ۔ ایضاً،ص: ۴۹۔
48 ۔ النساء (۴) ۱۳۶۔

---

49 ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح (قدیمی کتب خانہ ،کراچی) ۱،۱۲۔
50 س۔ الذاریات (۵۱) ۵۶۔
51 ۔ البقرہ(۲) ۱۹۵۔
52 ۔ مسلم ، الجامع الصحیح ، ۱،۴۹۔
53 ۔ النساء(۴) ۱۴۔
54 ۔ ایضاً، ٦٥۔
55 ۔ الذاریات (۵۱) ۵۶۔
56 ۔ الروم(۳۰)۳۰۔
57 ۔ بخاری، الجامع الصحیح ،۲ ،۱۸۰۔
58 ۔ شبلی نعمانی، علامہ/سید سلیمان ندوی ، سیرت النبی ﷺ، ۴،۲۰۱۔
59 ۔ مسلم ، الجامع الصحیح ، ۱،۱۹۹۔
60 ۔ العنکبوت (۲۹)۹۔
61 ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح (دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، ۱۹۹۹ء)ص:۲۲۴ ،رقم الحدیث:۱۳۹۵۔
62 ۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث ،السنن (دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، ۲۰۰۹ء)ص: ۱۱۰ ، رقم الحدیث: ۴۹۵۔
63 ۔ مسلم،الجامع الصحیح ،ص: ۵۶۴ ،رقم الحدیث: ۳۲۵۳۔
64 ۔ ایضاً،ص: ۹۰۱ ،رقم الحدیث: ۵۰۲۷۔
65 ۔ محمد (۴۷)۱۹۔
66 ۔ ابن ماجہ ، محمدبن یزید ،السنن (دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،۲۰۰۹ء) ص: ۴۲ ،رقم الحدیث: ۲۲۴۔
67 ۔ بخاری، الجامع الصحیح ، ص:۱۲۵۸، رقم الحدیث: ۷۳۱۰۔
68 ۔ الاحزاب(۳۳)۵۳۔
69 ۔ النور(۲۴)۳۱۔
70 ۔ الاحزاب(۳۳)۲۱۔
71 ۔ بخاری ،الجامع الصحیح ،ص: ۵۹۷ ،رقم الحدیث:۳۵۵۹
72 ۔ بخاری ،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح (قدیمی کتب خانہ ،آرام باغ کراچی)۱،۱۹۱۔
73 ۔ سیوطی ، جلال الدین،تاریخ الخلفاء،مترجم مولانا محمد عبدالاحد (ممتاز اکیڈمی لاہور) ص:۲۹۔
74 ۔ شاہ معین الدین ندوی،سیر الصحابہؓ(اسلامی کتب خانہ لاہور) ۱،۹۴،۹۵۔
75 ۔ سیوطی ، جلال الدین،تاریخ الخلفاء ،ص:۱۸۵۔
76 ۔ ابن ہشام،محمد عبدالملک ،سیرت ابن ہشام،مترجم مولانا قطب الدین احمد محمودی(اسلامی کتب خانہ لاہور) ۱،۲۴۷۔
77 ۔ التبریزی،ولی الدین الخطیب،مشکوۃ المصابیح(قدیمی کتب خانہ ،آرام باغ کراچی)ص:۴۲۲۔
78 ۔ آ ل عمران (۳) ۱۱۰۔
79 ۔ ایضاً، ۱،۳۹۴۔
80 ۔ النساء(۴) ۵۹۔
81 ۔ الاحزاب (۳۳)۳۶۔
82 ۔ آل عمران(۳) ۳۱۔